عبدالقادر خان مرحوم ایک عہد ساز کھلاڑی

انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ رہے، چونکہ زندگی موت کی امانت ہوتی ہے لہذا یہ ممکن نہیں مگر یہ ضرور ممکن ہے کہ انسان کا نام زندہ رہے، اسکے لیے ضروری ہے کہ انسان کوئی ایسا لکھ جائے جس کو آنے والی نسلیں پڑھتی رہیں یا کچھ ایسا عمل کر جائے جس پر آئندہ لکھا جاتا رہے تو اس کا نام زندہ رہ سکتا ہے۔ کرکٹ کی تاریخ لیگ سپن گگلی کے حوالے سے جب بھی لکھی جائے گی یا لیگ سپن گگلی باؤلنگ کا تذکرہ کیا جائے گا تو عبدالقادر مرحوم کا نام ضرور یاد کیا جائے گا۔ گزشتہ دنوں اپنے آبائی شہر لاہور میں عبدالقادر حرکت قلب بند ہو جانے سے دنیا فانی سے کوچ کر گئے، اللہ انکے درجات بلند کرے، آمین۔ عبدالقادر خان پختون قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور انکے والد محترم معاش کی خاطر بچوں کو لیکر دھرم پورہ لاہور منتقل ہوئے۔ انکے والد صاحب کو کھیلوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ ایک مسجد میں امامت اور محلے کے بچوں کو قرآنی تعلیم دیتے تھے۔ آمدنی بہت قلیل تھی، عبدالقادر خان نے تقریباً بارہ برس کی عمر میں پہلی مرتبہ کرکٹ کھیلی، محلے کے چند دوستوں نے انہیں ٹیم میں شامل کرلیا اور عبدالقادر پہلی ہی گیند پر بولڈ ہو گئے انکو یہ کہہ کر دوسری باری دی گئی کہ یہ ٹرائی بال تھا مگر اگلی گیند پر قادر پھر بولڈ ہو گئے، مگر انکی ٹیم میچ جیت گئی۔ جسکے بعد ان میں کرکٹ کھیلنے کا جذبہ بیدار ہوا۔ نو عمری میں ہی قادر اپنے سکول کے لیڈنگ بلے باز بن گئے۔ اپنے والد کو سپورٹ کرنے کے لیے سکول کے بعد ایک بک سٹال میں کام کرنا شروع کر دیا جہاں انکی 30 روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی، جبکہ انکے والد کو مسجد کی کمیٹی والے 25 روپے ماہوار دیتے تھے۔ میچ کے روز چھٹی کروانے کے لیے ٹیم کے باقی کھلاڑی انکو بتائے بغیر بک سٹال والے کو کچھ پیسے دیکر چھٹی کروا لیتے۔ یہ وہ وقت تھا جب عبدالقادر نے سپن باؤلر بننے کا خواب دیکھنا شروع کیا۔ وہ رات سونے کے لیے چارپائی پر جاتے تو تخیلق میں ہاتھ میں گیند لیکر مختلف طریقے سے گرپ کر کے گھماتے اور ٹرن کرنے کے نئے نئے زاویے تصور میں دیکھتے۔ ایک روز فورٹریس سٹیڈیم میں کھیلتے ہوئے انکو لوکل کلب دھرم پورہ جمخانہ میں سلیکٹ کرلیا گیا جہاں شروع میں ان سے صرف مشقت والے کام لیے گئے مگر جلد ہی آل راؤنڈر کے روپ میں کلب کے سب سے اچھے کھلاڑی بن گئے۔ جب دھرم پورہ جمخانہ کی طرف سے سنچری اور چھ وکٹ لیکر ٹیم کو میچ جتوایا تو انکو گورنمنٹ کالج لاہور کی طرف سے نمائندگی کرنے کا موقع بھی مل گیا۔ واپڈا کی جانب سے کھیلنے موقع ملا تو 230 روپے ہفتہ ملنا شروع ہو گئے۔ انکے والد کو یہ جان کر حیرت ہوئی کہ کھیلنے کے اتنے پیسے ملتے ہیں۔ انکی کارکردگی دیکھ کر حبیب بینک نے اپنی ٹیم میں رکھلیا اور تنخواہ 750 روپے ہفتہ ہوگئی۔ جہاں وہ ساتویں نمبر پر بیٹنگ کے لیے آتے کیونکہ اس ٹیم میں محسن خان، جاوید میانداد جیسے بلے باز پہلے سے موجود تھے۔ حبیب بینک طرف سے جب انہوں نے 67 رنز دیکر 6 وکٹ لیکر ٹیم کو کامیابی دلائی تو پہلی مرتبہ انکی تصاویر اخبارات کی زینت بنی۔ جس کے بعد انکو ٹیسٹ میچ میں موقع دیا گیا۔ عبدالقادر 78 ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کی جس میں انہوں نے 236 وکٹیں حاصل کیں اور آج بھی پاکستان سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے گیند بازوں میں وسیم اکرم، وقار یونس، عمران خان اور دانش کنیریا کے بعد پانچویں نمبر پر ہیں۔ دسمبر 1977ء میں ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹیسٹ میچ کھیلنے کا آغاز کیا۔ تقریباً چھ برس بعد عمران خان کی کپتانی میں 1983ء کے عالمی کپ میں پہلی مرتبہ ایک روزہ بین الاقوامی میچ کھیلنے کا موقع دیا گیا۔ عمران خان کو عبدالقادر کی صلاحیتوں پر بہت اعتماد تھا اور انکا ماننا تھا کہ عبدالقادر میچ میکر اور میچ ونگ گیند باز ہے، عمران خان کے

خیال میں ایسا باؤلر جو دس اوورز میں بیس رنز دیکر کوئی وکٹ نہ لے اس سے بہتر وہ باؤلر ہے جو تیس چالیس رنز دیکر دو تین وکٹ حاصل کرے۔ عبدالقادر جارحانہ گیند باز تھے اور عمران خان نے انکو ایسے طریقے سے استعمال کیا کہ جو بعد ٹرینڈ بن گیا جسے فالو کر کے آسٹریلیا نے شین وارن کو استعمال کیا اور تقریباً یہ چودہ برس نا قابل تسخیر رہے۔ عبدالقادر نے بھی اپنے کپتان کو مایوس نہیں کیا اور دھواں دار انٹری دیتے ہوئے نیوزی لینڈ کے چار اور سری لنکا کے پانچ کھلاڑی آؤٹ کر کے مین آف دی میچ کے حقدار بنے، 1983ء کے عالمی کپ کے آٹھ میچوں میں پندرہ وکٹیں لیں، اسکے بعد ایسی ہی کارکردگی 1987ء کے عالمی کپ میں بھی دہرائی۔ عبدالقادر نے کئی مرتبہ پاکستان کو اپنی بیٹنگ سے بھی فتح سے ہمکنار کیا جن میں سب سے یادگار اننگز 1987ء کے عالمی کپ کے پول میچ میں قذافی سٹیڈیم لاہور میں ویسٹ انڈیز کے خلاف کورٹنی والش کے خلاف آخری اوور میں آخرہ وکٹ پر چودہ رنز بنا کر حدف حاصل کرنا بھی شامل ہے۔ نومبر 1993ء سری لنکا کے خلاف اپنا آخری ایک روزہ میچ کھیلا 104 ایک روزہ بین الاقوامی میچوں میں انہوں نے 132 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ٹیسٹ میچوں میں انکا آخری میچ 1990ء میں ویسٹ انڈیز کے خلاف تھا۔ ویسٹ انڈیز کی سیریز سے قبل 1989ء میں بھارت نے پاکستان کا دورہ کیا جس میں سولہ برس کے ٹنڈلکر کو پہلی مرتبہ بھارت کی طرف سے کھیلنے کا موقع ملا۔ پشاور میں ہونے والے ایک روزہ میچ کو دھند کی وجہ سے خراب روشنی ہونے کی بنا پر کینسل کر دیا گیا جس پر سٹیڈیم میں موجود تماشائیوں نے بہت شور شرابہ شروع کر دیا۔ انتظامیہ نے تماشائیوں کی خوشی کے لیے بیس بیس اوورز کا ایک نمائشی میچ کروانے کا اعلان کر دیا۔ اس سیریز میں پہلی مرتبہ عبدالقادر اور انکے خاص شاگرد مشتاق احمد ایک ساتھ کھیلے، جب مشتاق احمد کو ٹنڈلکر نے ایک اوور میں تین چھکے مارے تو اگلا اوور عبدالقادر کو دیا گیا، عبدالقادر نے ٹنڈلکر کو کہا کہ اگر تم نے مجھے چھکے مارے تو ایک عظیم بلے باز بن جاؤ گے۔ ٹنڈلکر نے عبدالقادر کے اس اوور میں چار چھکے مارے تو عبدالقادر نے باقاعدہ ٹنڈلکر کو کندھے پر تھپکی دیکر شاباش دی۔ عبدالقادر کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ لیگ بریک کرنے کے علاوہ دو طرح کی گگلی، تیز فلپر، ٹاپ سپن بھی مہارت سے کرواتے تھے بھارت کے علاوہ انہوں نے تمام ٹیسٹ کھیلنے والے ممالک کے بلے بازوں کو پریشان کیا، خصوصاً ان کا ریکارڈ انگلینڈ کے خلاف بہت اچھا رہا۔ اپنے کیریئر کی بہترین باؤلنگ 9/56 بھی انگلینڈ کے خلاف ہی ہے اگر اس اننگز میں توصیف احمد ایک وکٹ نہ لیتے تو جم لیکر کے بعد ایک اننگز میں دس وکٹ لینے والے دوسرے سپن باؤلر بن جاتے۔ عبدالقادر جادوئی باؤلنگ کرنے کیساتھ بہت نفیس اور عاجز انسان تھے۔ ٹیسٹ کرکٹر ہونے کے باوجود 80s کے اوائل میں کئی مرتبہ وہ اپنے پرانے کلب دھرم پورہ جمخانہ کی طرف سے انجیرنگ یونیورسٹی لاہور کی گراؤنڈ میں کراؤن کی وکٹ پر میچ کھیلنے آجاتے جہاں وہ بیٹنگ میں اوپن کرتے تھے اور اپنی باری لینے کے بعد کھلاڑیوں اور عام تماشائیوں کے ساتھ باہر زمین پر بیٹھ کر میچ بھی دیکھتے اور اپنی مزاحیہ طبیعت سے سب کو خوش بھی کرتے۔ عبدالقادر کے اعداد و شمار انکی صلاحتیوں کی مکمل عکاسی اس لیے نہیں کرتے کیونکہ جس دور میں انہوں نے کرکٹ کھیلی تھی اس وقت ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں ہوتا تھا اور اگلے قدم پر امپائر بلے باز کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ نہیں دیتا تھا ورنہ انکی وکٹوں کی تعداد دوگنی ہوتی۔ انکی وڈیو دیکھ دیکھ کر شین وارن جیسا عظیم باؤلر دنیائے کرکٹ کے بلے بازوں کو اپنی انگلیوں پر نچاتا رہا۔ شین وارن جب پہلی مرتبہ پاکستان آسٹریلوی ٹیم کے ساتھ آئے تو انہوں نے عبدا قادر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی، عبدالقادر نے انکو کچھ ٹپس دیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ اگر گھر بیٹھے ٹی وی دیکھ

رہے ہیں تو وہاں بھی ہاتھ میں ایک سیب یا مالٹا پکڑ کر ایسے گھماتے رہو جیسے گیند کروانے سے قبل گیند کو گھماتے ہو اگر ایسا کرتے وقت کلائی میں درد محسوس ہو تو سمجھ لینا کہ تمہاری پریکٹس درست سمت میں جا رہی ہے اور تمہاری گیند سپن ہوگی۔عبدالقادر بہت مظبوط جسم اور اعضاء کے مالک تھے جس کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ وہ کتنے لمبے سپل بڑے آرام سے کرا لیتے تھے،فرسٹ کلاس کرکٹ میں اپنی کلائی گھما کر 55,785 گیندیں پھینک کر 960 شکار کر چکے ہیں۔عبدالقادر نے مشتاق احمد، دانش کیریا،ثقلین مشتاق ،عمران طاہر اور ہربجن سنگھ سمیت کئی گیند بازوں کو بہت کچھ سکھایا۔عبدالقادر کا باؤلنگ ایکشن ،مخصوص رنز اپ، جارحانہ انداز میں اپیل کرنا ،کریز اور فلائٹ کا مناسب استعمال انکو دوسرے سپن باؤلرز سے ممتاز کرتا تھا۔اپنے دور میں سپن باؤلنگ کھیلنے والے ماسٹر بلے بازوں کو متعدد بار آؤٹ کیا جن میں گراہم گوچ اور ویوین رچرڈز بھی شامل ہیں۔گراہم گوچ جو انگلینڈ کی طرف سے سپن باؤلنگ کھیلنے کے ماہر مانے جاتے تھے، 1987ء کے عالمی کپ کے سیمی فائنل میں انہوں نے بھارتی ٹیم کے خلاف سینچری کرکے انگلینڈ کو فائنل تک رسائی دیکر اس کا ثبوت بھی دیا تھا،گراہم گوچ کا عبدالقادر کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ شین وارن سے زیادہ بہتر باؤلر تھا،اسکا اعتراف شین وارن نے بھی کیا اور عمران خان نے بھی کہا تھا کہ اگر عبدالقادر آج کے دور میں ہوتا تو ٹیکنالوجی اور نئے قوانین کی وجہ سے بہت زیادہ وکٹیں لیتا،وہ جس دور میں باؤلنگ کرتے رہے اس وقت انکی گیندوں کو بعض اوقات بلے باز کے علاوہ وکٹ کیپر اور امپائر کو بھی سمجھ نہیں لگتی تھی۔عبدالقادر نے پاکستان ٹیم کی کپتانی کرنے کے علاوہ کمنٹری،کوچنگ اور سلیکٹر کے فرائض بھی سر انجام دئے۔لاہور میں سپورٹس کی دوکان کیساتھ کرکٹ اکیڈیمی بھی بنائی جہاں سے کافی کھلاڑیوں نے سیکھ کر پاکستانی ٹیم کی نمائندگی کی۔1982ء میں جب پاکستان نے انگلینڈ کا دورہ کیا تھا تو کپتان عمران خان نے عبدالقادر کو فرنچ داڑھی رکھ کر ٹور کرنے کی فرمائش کی،عبدالقادر نے اپنے دوست اور کپتان کی فرمائش پر فرنچ داڑھی بھی رکھی اور کپتان کی توقعات کے مطابق گیند بازی بھی کی۔خصوصاً عمران خان کو عبدالقادر نے کبھی اپنی پرفارمنس سے مایوس نہیں کیا تھا، دنیائے فانی سے رخصت ہونے سے قبل عبدالقادر نے اپنے دوست کپتان اور وزیراعظم کے نام انگریزی میں ایک نظم بھی لکھی جس میں اس نے آخر میں یہ خواہش ظاہر کی کہ ملک وقوم کی خاطر ملک وقوم کا مال لوٹنے والوں سے کبھی این۔آر۔او نہیں کرنا بلکہ مال برآمد کروا کر ملک وقوم کے حالات بہتر کرنا۔قدرت نے عبدالقادر کو یہ موقع نہیں دیا کہ وہ اپنے ہاتھوں یہ نظم وزیراعظم عمران خان کو دے سکتے،اب دیکھنا یہ ہے کہ اپنے مرحوم دوست کی آخری خواہش کو وزیراعظم عمران خان کیسے پورا کرتے ہیں۔

1982ء میں جب پاکستان نے انگلینڈ کا دورہ کیا تو ایک برطانوی شاعر نے عبدالقادر کی گیندبازی سے متاثر ہوکر یہ اشعار کہے......

The bold English batsman appears at the crease,

And tries not to show any fear,

But the ball`s in the air, it`ll spin who knows where?

From Abdul the bowling Qadir.

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے
sohailloun@gmail.com
13-10-2019